طویل مضامین اور بھرپور حج کے سفرناموں سے یہ منتخب کردہ چند مشک بار سطور نہ صرف اظہار و بیان کی خوب صورتی کا مرقع ہیں، بلکہ مختلف ادوار میں اور مختلف مزاجوں کے حامل ۵۲ افراد کے قلب و قلم کی وہ گواہیاں ہیں، جو اس مقدس سفر پر جانے والوں کو روشنی عطا کرتی ہیں اور جو نہیں جاسکتے اُن کے دل میں شوق کو اُبھارتی ہیں۔ (سلیم منصور خالد)

سفرِ سعادت، پروفیسر محمد الطاف طاہر اعوان۔ ناشر: اذانِ سحر پبلی کیشنز، نزد منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۳۹۹۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

پروفیسر الطاف طاہر اعوان اُردو زبان و ادب کے استاد ہیں اور اپنی افتادِ طبع میں بہت فعال، متحرک اور مستعد انسان ہیں۔ ایک پاکیزہ اور دردمند دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انھیں خدمتِ خلق کا وافر جذبہ بھی عطا کیا ہے، چنانچہ وہ حج بیت اللہ میں اپنی معمول کی سرگرمیوں کے ساتھ، حتی الوسع دوسروں کی مدد کرتے، ان کے کام آتے اور ان کی خدمت گزاری کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ لاہور سے وہ سب سے پہلی پرواز سے براہِ راست مدینہ پہنچے تھے، اس لیے سفرنامے کے ابتدائی ابواب میں مدینۃ الرسول کا والہانہ تذکرہ قدرتی طور پر نسبتاً طویل ہے۔ ان کا شعری ذوق جگہ جگہ خاص طور پر مدینہ طیبہ کے تذکرے میں نسبتاً نمایاں ہے۔ فارسی اور اُردو اشعار، زائر کی کیفیاتِ دلی کے اظہار کو پُراثر بنا دیتے ہیں۔

کتاب کی ایک خوبی مصنف کی جزئیات نگاری ہے جو گہری قوتِ مشاہدہ اور ایک مضبوط حافظے کے بغیر ممکن نہیں۔ سفرنامے میں کسی نہ کسی حوالے اور حیلے بہانے مصنف کے واقف کاروں اور دُور نزدیک کے عزیزوں اور نئے پرانے دوستوں، ان کے دوستوں اور ملنے والوں کا تذکرہ غیرمتعلق لگتا ہے۔ مگر وہ ان سب 'غیرمتعلقات' کو 'اصل موضوع سے جوڑ دینے کا فن جانتے ہیں۔ اس سے قاری کو حج بیتی پر آپ بیتی کا گمان ہوتا ہے۔

مصنف نے حجاج کرام کو پیش آنے والے مسائل کے ذکر میں شکوہ و شکایت کے بجائے صبر و شکر اور خندہ پیشانی کے ساتھ، مشکلات کو برداشت کرکے اپنے اجر و ثواب میں اضافہ کیا ہے۔ سفرِ سعادت ایک طرف تو مصنف کے ۴۰ روزہ سفر و مقام کی 'داستانِ جذب و شوق' ہے تو